۔ شرح مسلم للنووی ج ۲ ص ۷۰۔ المغنی ج ۱۰ ص ۱۹۷ وفیہ " قال ابن المنذر اجمع کل من نحفظ عنہ من أھل العلم منھم عطاء والزھری ومالک وأبو حنیفۃ و احمد واسحاق وأبوثور وأبو یوسف وھو مذھب الشافعی "

۔ احکام ج ۱ ص ۱۵۰۔ المدونۃ ج ۴ ص ۳۹۷۔ اختلاف ج ۱ ص ۱۳۷۔۱۳۸۔ قاضیخان ج ۳ ص ۴۷۸۔۴۷۹۔ ہدایہ ج ۲ ص ۴۹۲۔ مغنی المحتاج للشربینی ج ۴ ص ۱۴۶۔ وکذا فی المغنی ج ۱۰ ص ۱۴۴۔۱۴۶ والمقدسی ج ۱۰ ص ۱۵۷ اور وہ نوٹ ۲ پیدہ عمر، عثمان، ابن مسعود رضی اللہ عنہم اور النخعی، الزھری، الاوزاعی، مالک، شافعی، ابوثور، اصحاب الرأی، ابو اسحاق الجوزجانی اور ابوبکر الاثرم رحمہم اللہ تعالیٰ کے نام لیے ہیں۔ وفی بدایۃ المجتہد " قال الجمہور لا جلد علی من وجب علیہ الرجم وقال الحسن البصری واسحق وأحمد وداؤد الثیب الزانی المحصن یجلد ثم یرجم " ج ۲ ص ۴۳۳۔ تقابلی بحث کے لیے دیکھیے المظہری ج ۶ ص ۴۲۴۔۴۲۶۔ اور نیل الاوطار ج ۷ ص ۲۵۵۔۲۵۶۔

۔ اختلاف اور تفصیلی بحث کے لیے ملاحظہ ہوں: احکام ج ۱ ص ۱۵۰۔ غرائب القرآن للقمی ج ۱۸ ص ۴۰۔۴۲۔ المظہری ج ۶ ص ۴۱۷۔۴۲۴۔ بیہقی ج ۸ ص ۲۲۱۔۲۲۳۔ نیل الاوطار ج ۷ ص ۲۵۲۔۲۵۴۔ تلخیص ج ۴ ص ۶۰۔۶۱۔ ترمذی ج ۱ ص ۱۷۳۔ اختلاف ج ۱ ص ۱۳۷۔۱۳۸۔ کتاب الام ج ۶ ص ۱۱۹۔۱۲۰۔ المغنی ج ۱۰ ص ۱۳۳۔۱۳۷۔ المقدسی ج ۱۰ ص ۱۴۵۔۱۴۹۔ مغنی المحتاج للشربینی ج ۴ ص ۱۴۷۔۱۴۹۔ بدایۃ المجتہد ج ۲ ص ۳۶۴۔۳۶۵۔ المیزان ج ۲ ص ۱۴۴۔۱۴۵۔ ہدایہ ج ۲ ص ۴۹۲۔۴۹۳۔ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں " قلت اذا رأی القاضی مسلما یقع فی المعاصی لغلبۃ الشھوۃ مع الندم والاستحیاء یأمرہ بالتغریبۃ والسفر واما من لایستحی ولا یندم فنفیہ عن الارض حبسہ حتی یتوب واللہ اعلم " دیکھیے المظہری ج ۶ ص ۴۲۱۔ قاضیخان ج ۳ ص ۴۸۱۔ عالمگیری ج ۲ ص ۳۲۹۔

۔ ملخص از " غریب تمدن " بقلم محمد اکرام اللہ۔ اقبال پبلیکیشنز۔ امین آباد روڈ۔ لکھنؤ ۱۹۷۲ء اور دوسری کتب نفسیات وسماجیات وطب۔

تبصرے

مکاتیب حافظ محمود شیرانی: مرتبہ جناب مظہر محمود شیرانی، تقطیع کلاں، ضخامت ۲۴۰ صفحات، ٹائپ باریک، گرد پوش، قیمت مجلد 50/- پتہ: جناب خورشید احمد خاں صاحب، ۵۸، میو بلاک، سمن آباد، لاہور۔

پروفیسر حافظ محمود خاں شیرانی (۱۸۸۰ء - ۱۹۴۶ء) اردو زبان و ادب اور فارسی کے ایسے یگانہ و بلند پایہ محقق اور مصنف تھے جن کے قلم سے نکلی ہوئی ایک ایک سطر ارباب علم و ذوق حرزِ جان بنا کر رکھتے اور اس سے استفادہ کرتے ہیں، خوشی کی بات ہے کہ مجلس یادگار حافظ محمود شیرانی، لاہور جو اب تک مرحوم کے مقالات سات جلدوں میں بڑے اہتمام سے شائع کر چکی ہے اس نے اب بڑی کاوش اور تلاش کے بعد مرحوم کے مکاتیب کا یہ مجموعہ بھی شائع کر دیا ہے، یہ کتاب دو حصوں پہ تقسیم ہے: (۱) نسخہ ہائے وفا اور (۲) مجموعۂ خیال، پہلا حصہ ان خطوط پہ مشتمل ہے جو شیرانی صاحب نے بزمانۂ قیام انگلینڈ (از ۱۹۰۴ء تا ۱۹۱۳ء) اپنے والد ماجد (محمد اسماعیل خاں صاحب) اور دوسرے اعزا و اقربا کو لکھے ہیں، اور دوسرے حصہ میں وہ خطوط ہیں جو ہندوستان واپس آنے کے بعد دوستوں، شاگردوں اور ہمعصروں کے نام ہیں، حصۂ اول میں چھیاسٹھ (۶۶) مکاتیب ہیں اور حصۂ دوم میں (۱۷) مؤخر الذکر خطوط تو علمی ہیں ہی کیونکہ ان میں علمی استفسارات کے جوابات ہیں جن میں بعض اہم علمی اور تحقیقی نکات و لطائف، کتابوں اور مقالات کے نام زیر تحریر آگئے ہیں، حصہ اول کے خطوط بھی اس لیے اہم ہیں کہ ان سے انگلینڈ کے اس زمانہ کے سماجی، اقتصادی اور سیاسی و تعلیمی کوائف کے علاوہ خود شیرانی صاحب کے ذاتی اخلاق و عادات، ان کے خاندانی اور خانگی معاملات و مسائل پر بھی روشنی پڑتی ہے، غرض کہ یہ مکاتیب بذاتِ خود علمی، تاریخی اور ادبی حیثیت سے بہت اہم اور مفید ہیں پھر جناب مظہر محمود شیرانی (اختر شیرانی مرحوم کے فرزند ارجمند) نے ان خطوط پر جگہ جگہ مفید